

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ معہ محصول سے

نمبر ۲۷ - جلد ۷ | لودیانہ ۳ جولائی ۱۸۷۹ء | قیمت فی پرچہ ۲ پائی

غزل

من تصنیف مسٹر جیمس امریل متخلص گل متعام روڑکی

جاں فدا کرتے ہیں ہم اپنے اُسی دلبر پر -
دست رحمت ہے سدا جسکا ہمارے سر پر
شیفتہ حسن پے جسکے ہیں ملایک سارے
کیوں نہ گرویدہ ہوں میں اُسکے رخ انور پر
جسکے محتاج ہیں عالم میں ہر ایک شاہ و گدا
التجا اپنی بھی ہو کیوں نہ اُسیکے در پر
شب کو اُس نور حقیقی کا جب آتا ہے خیال -
نیند پھر آتی سحر تک بھی نہیں بستر پر
انتظاری میں اجی یار کی اب کیا کہیئے -
رنج جو کچھ کہ گذرتے ہیں دل مضطر پر
کیوں نہ ہاتھ آئے کہو دولت عقبیٰ مجکو -
ہو نظر اُسکی اگر مجھ سے گدا بے زر پر
کیا تردد ہو مسیحیوں کو حشر کا ای گل -
حکمراں جبکہ مسیحا ہو در محشر پر

دیگر

دل لگا دیکھ نہ دنیا میں ای ناداں ہرگز -
مان لے کہنا نہ ہوانا پریشاں ہرگز
بے ثباتی ہے زمانہ کی ازل سے مشہور -
ہو تجسس میں عبث اُس کی نہ حیراں ہرگز
مرتے لاکھوں یہاں حرص و ہوس دنیا میں -
پُر ولیکن نہ ہوا حسرت داماں ہرگز
یار اپنا ہی نہیں کوئی بجز عیسیٰ کے
مُفت کھو و عشق بتاں میں غارت جاں ہرگز
دل لگا دیکھ لیا ہے نے ہر ایک سے لیکن -
آشنا اُس سا نہ دیکھا نہ مہرباں ہرگز
ہو شفا دست مسیحا سے نہ کیونکر یارو -
ہے طبیب ایسا کوئی اور نہ درماں ہرگز
گل ملیگا وہ تجھے یار تیرا مت گھبرا -
بقرار اتنا نہ ہو بے سروساماں ہرگز

نور افشاں

لارڈ لارنس صاحب کی وفات

ـــــ ہمکو بذریعہ تار برقی آمدہ لنڈن مورخہ ۲۸ جون سے معلوم ہوا کہ جناب لارڈ لارنس صاحب فوت ہو گئے - چنانچہ صاحب موصوف کی وفات حسرت آیات پر اڈیٹر سیول اینڈ ملیٹری گزٹ لکھتا ہے کہ لارڈ لارنس صاحب کی وفات کی خبر سنکر عموماً ہر ایک کو افسوس ہوگا اور زیادہ تر افسوس یہ ہے کہ صاحب مرحوم ۶۹ برس کی عمر میں جو غالباً ارکین دولت کے موثر اور دلپذیر برایوں کے اظہار کا وقت ہے عالم جاودانی میں رونق افروز ہوئے - جان لیرڈ میسر

لارنس نے فایل کالج لنڈنڈری میں تعلیم پائی اور پھر ایسٹ انڈیا کالج ہیلبری میں تحصیل علوم میں سرگرم رہے +

۱۸۲۹ء میں رائیٹر شپ کا عہدہ پا کر ۱۸۳۱ء کے اوایل میں اسسٹنٹ چیف کمشنر دہلی مقرر ہوئے - پانچ برس کی خدمت کے بعد یعنے ۱۸۳۶ء میں دہلی کے جنوبی اضلاع اور گوڑگانوں کے ڈپٹی کلکٹر اور جائنٹ مجسٹریٹ مقرر ہوئے اور چند ماہ کے بعد جنوبی اضلاع کے قایم مقام کا عہدہ پایا +

۱۸۴۶ء و ۱۸۴۸ء میں لاہور کے ریزیڈنٹ رہے - اور علاوہ ازیں آنروے ستلج کے کمشنری کے فرایض بخوبی ادا کرتے رہے - بعد اسکے جب لارڈ ڈلہوسی صاحب سابق گورنر جنرل ہند نے پنجاب کو ہندوستان سے ملحق کیا تو مسٹر جان لارنس نے اپنے بھائی سر ہنری اور مسٹر چارلس جی منسل کے ساتھ بورڈ کمیشن میں داخل ہوئے +

۱۸۵۶ء میں چیف کمشنری کے عہدہ کے کارگذاری کے صلہ میں نائیٹ گرانڈ آف دی باتھ کا خطاب پایا بعد دو برس کے بیرونٹ کا خطاب حاصل کیا +

۱۸۶۴ء میں لارڈ الگن صاحب سابق گورنر جنرل ہند کے بعد انکے جانشین گورنر جنرل ہند مقرر ہوئے - مارچ ۱۸۶۹ء میں ہوس آف پیرس میں داخل ہوئے +

غدر کے ایام میں انکی اعلی درجہ کی دانائی اور حسن انتظام کے بارے میں جو گورنر جنرل ہونیکے ایام میں انکے عمدہ اوصاف کا آئینہ ہے باعث اظہر من الشمس کے لکھنا کچھ ضرور نہیں ہے - جو لارڈ صاحب مرحوم کے سخت دشمن ہیں وہ بھی اقرار کرینگے کہ انہیں کی بدولت ہندوستان بچا رہا +

پنجاب ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک سرکار انگلشیہ کی شرقی عظیم الشان سلطنت کی کونجی رہی اور رہیگی - اگر پنجاب میں امن رہے اور انکے باشندے سرکار انگریزی کے پورے پورے نمک حلال اور وفادار بنے رہیں تو ہم باقی ہندوستان کے باشندوں کی اطاعت کے بابت جوابدہ ہو سکتے ہیں +

اسی خیال پر لارڈ لارنس صاحب مغفور نے پنجاب کے باشندوں پر ظاہر کر دیا کہ سلطنت انگلشیہ عدل و رافت میں گذشتہ سلطنتوں سے نہایت ہی بڑھکر ہے اور یہہ بھی جتلا دیا کہ ایسی مربی سلطنت کی تبدیل کے خیال سے بجائے فایدہ کے نہایت نقصان اُٹھاوینگے +

جو کچھ صاحب اخبار سیول اینڈ ملٹری گزٹ نے جناب لارڈ لارنس صاحب سابق گورنر جنرل ہند کے حق میں لکھا ہے اُس سے ہمارا بھی کلی اتفاق ہے - اب یہہ بھی دیکھنا چاہئے کہ لارڈ لارنس صاحب کا خاندان کیسا تھا آیا غریب تھا یا امیر - ہمنے سنا ہے کہ لارڈ صاحب اوایل میں ایک غریب آدمی تھے اور اسیواسطے انکو پہلے پہل ایک چھوٹا سا عہدہ دیا گیا مگر اُنہوں نے اپنی ذاتی لیاقت و دیانت و خیر خواہی ملک و دولت سے یہہ رتبہ پایا جسکا پانا ایک غریب آدمی کے لئے نہایت ہی مشکل ہے - ہم دیکھتے ہیں کہ بعض بعض موقعوں پر ایسا ہوتا ہے کہ اس عدل و انصاف کے زمانہ میں غریب آدمی اپنی حسن لیاقت سے اچھا معزز عہدہ پا سکتا ہے مگر اُسکے پورے فرایض کا ادا کرنا ہر ایک کا کام نہیں ہے - لارڈ موصوف نے شروع سے تا اخیر ایام ملازمت اپنے مفوضہ کام کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کیا جسکی یادگار اب زمانہ میں بہت مدت تک رہیگی +

ہم اپنے ہندوستانی نوجوان تعلیم یافتوں کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے وے بھی ایسا عمدہ رویہ اختیار کریں جس سے وے معزز عہدوں پر درجہ بدرجہ پہونچکر ایک طرحکا نام پیدا کریں +

کاشکہ وہ آفتاب صداقت جسنے اہل فرنگ کو اسقدر منور کیا کہ انکی روشن ضمیری کی دھوم چار سو پھیل رہی ہے ہندوستان کے نوجوانوں پر بھی اپنا پرتو ڈالے تاکہ اقوام دور و نزدیک انکی روشن ضمیری پر نازاں ہوں +

خدیو مصر

ہفتہ حال کی تار برقیوں سے ہمکو معلوم ہوا کہ اسمعیل پاشا جو خدیو مصر کے عہدہ پر ممتاز تھا اپنی عدم لیاقت اور فضول خرچی اور بد اندیشی کے باعث حسب الحکم سلطان روم خدیو کے عہدہ سے برخاست کیا گیا +

ہمنے جو مضمون بعنوان زوال اسلام اخبار نور افشاں مطبوعہ یکم مئی ۱۸۷۹ء میں شایع کیا تھا اُس میں لکھا تھا کہ جہاں جہاں اسلامی سلطنتیں اور اہل اسلام حکمران ہیں وے عمدہ طور سے اپنی عدم لیاقت کے باعث سلطنت رانی و حکمرانی کرنا نہیں جانتے چنانچہ سلطنت روم کی کیفیت تو ہمارے ناظرین اخبار ملاحظہ کر چکے ہیں اب خدیو مصر کی لیاقت بھی معلوم ہو گئی ہے (یک نشد دو شد) +

ہمنے ایک معتبر شخص کی زبانی سنا ہے اور ہمکو بھی یقین ہے کہ شاید ایسا ہی ہوگا کہ خدیو مصر نے جسقدر قرضہ مصر کے ذمہ کر لیا ہے صرف اپنی حرمات و بیگمات کے عیش و عشرت میں کیا ہو ورنہ کوئی اور کام مصر میں رعیت کی رفاہیت کے لئے ایسا نہیں ہوا کہ جسکے باعث اسقدر قرضہ خرچ ہو جاوے - اسکی بابت ہم آیندہ تحقیق کے ساتھ رائے دینگے - اسوقت صرف یہہ چند سطور اسواسطے درج اخبار ہوئیں کہ ہمارے ناظرین اخبار نور اللہ لارڈ لارنس صاحب کی کیفیت سے جو اخبار پانیر میں چھپی ہے آگاہ ہوں +

بقیہ محمدیونکے اِس دعوی کی تحقیق کہ عیسائی اور یہودیونکی کتابیں تحریف اور تبدیل ہوئی ہیں کہ نہیں

۳۔ اِس دلیل سے بھی محمدی مقدس کتابوں کی تحریف ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اُن میں ایسی باتیں ہیں جو نامناسب اور عقل کے برخلاف معلوم ہوتی ہیں مثلاً تثلیث اور مسیح کی الوہیت اور اُس کا کفارہ ہونا وغیرہ اِن اعتراضوں کا جواب ینبوع و سیر عیسوی نام کتاب میں مندرج ہے جس کو شوق ہو وہاں دیکھ لے لیکن اِس مقام میں اِتنا ہی کہنا کافی ہے کہ جو لوگ خدا کو بے مثال اور عالم الغیب اور ہمہ دان جانتے ہیں اُنکو لازم نہیں کہ خدا کی کتاب کو صرف اِس سبب سے رد کریں کہ اُس میں مشکل باتیں بعید العقل پائی جاتی ہیں سمجھنا چاہئے کہ خدا کا کلام سب کے واسطے ہے کیا عالم کیا جاہل اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اگر کوئی بات ایک آدمی کے نزدیک آسان ہے تو دوسرے کے نزدیک مشکل ہے اور یہہ بھی ممکن ہے کہ جو بات بالکل عقل سے باہر ہو وہ سچ ہو مثلاً روح بدن میں رہتی ہے اور جسم پر تاثیر کرتی ہے اور اُسکو کئی طرح حرکت دیتی ہے اور سب چیزیں نابود سے بود ہوئیں یہہ سب باتیں عقل اور سمجھ سے باہر ہیں اور سچ بھی ہیں پھر اگر یہہ باتیں سچ ہوں تو کیا تعجب ہے کہ خدا کی تقدیر بھی قایم رہے اور آدمی خود مختار بھی ہو اور خدا پاک اور قدوس بھی ہو اور گناہ جو ناپاک ہے اُسکو دنیا میں ظاہر بھی ہونے دے اکثر لوگ اِن مشکلوں کے سبب ٹھوکر کھاتے ہیں اور خدا کے ہونے سے انکار کرتے ہیں جیسے بعض عالم یورپ کے اعتقاد رکھتے ہیں پس جو لوگ بیبل کو اِسلئے صحیح نہیں جانتے کہ اُس میں بڑی مشکلات ہیں وہ لوگ بھی اِسی قبیل سے ہیں +

۴۔ یہہ اعتراض بھی پیش کرتے ہیں کہ بیبل میں صرف کلام الٰہی نہیں بلکہ اوروں کا کلام بھی اُس میں بہت جگہہ پایا جاتا ہے یعنے کبھی کبھی خدا کا کلام معلوم ہوتا ہے اور کبھی نبی یا حواری کا یہہ اعتراض بھی ایسے دعوی پر موقوف ہے جسکو ثابت کرنا ناممکن ہے یعنے اصلی کتابیں بالفعل کیونکر اِسطرح تحریر نہیں ہوئیں اِس دعوی بے دلیل کا کچھ ثبوت نہیں کذب اُسکا اُن دلیلوں سے جو ذیل میں تحریر کیجاوینگی ثابت ہوگا یہہ نہ سمجھنا چاہئے کہ خدا صرف ایک ہی طرح اپنی پاک مرضی کو ظاہر کرتا ہے دیکھو خدا روبرو ہوکے ابراہام کے ساتھ ہمکلام ہوا پھر پتھر پر دس حکم لکھ کے موسیٰ کو دیئے پھر فرشتہ بھیجکے اور نبیوں کو کلام سُنایا پھر اکثر مقدس لوگ جو بولتے تھے روح قدس کے بلوائے بولتے تھے دیکھو پطرس کے دوسرے خط میں پھر لکھا ہے کہ ساری کتاب الہام سے لکھی گئی اور سدھارنے اور راستبازی میں تربیت کرنے کے واسطے فایدہ مند ہے دیکھو پولوس کا دوسرا خط تمتاؤس کو یعنے خدا نے روح القدس کی معرفت سے اپنے کلام کو نبیوں اور حواریوں کے دلوں میں بھر دیا اور اُنہوں نے اپنی زبان کے لفظوں میں اِس مطلب کو لکھا جیسی کہ روح قدس نے اُن کے روح پر تاثیر کی پس ناممکن ہے کہ وہ غلطی کرتے ہم سب جانتے ہیں کہ خدا نے نبیوں کو اِسلئے بھیجا کہ بشارت کی منادی کریں اور سُننے والوں کے دل پر تاثیر ہو پس انجیل جو متی مرقس لوقا یوحنا کی معرفت لکھی گئی ہے اُسکے پڑھنے سے دل پر ایسی تاثیر ہوتی ہے جیسی عیسیٰ کے کلام سُننے سے ہوتی تھی اور حواریوں کے خط پڑھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ہم اُنکی زبان سے تعلیم اور الزام اور التماس اور ترغیب کی باتیں سُنتے ہیں +

۵۔ پھر محمدی کہتے ہیں کہ مسیح کی پیشین گوئیاں جو یہودیوں کی کتابوں میں لکھی ہوئی تھیں وہ یہودیوں نے نکال دی ہیں اِسی طرح جو انجیل میں محمد کی پیشین گوئیاں لکھی ہوئی تھیں وہ عیسائیوں نے نکال دی ہیں یہہ دعوی کہ یہودیوں نے ایسا کیا ہے صرف دعوی ہی ہے دلیل کچھ نہیں اگر کوئی اِس دعوی کا ثبوت مانگے تو کوئی نہیں دے سکتا دیکھو عیسیٰ نے بار بار یہودی عالموں کو جھڑکا اور کہا کہ اپنی کتابوں کو کیوں نہیں مانتے اور کیوں اُنکو اپنے رواجوں سے باطل کرتے اور یہہ کبھی نہیں کہا کہ تم نے اُن مقدس کتابوں کی تحریف کی ہے جیسا کہ انجیل یوحنا کے ۵ باب کی ۴۶ و ۴۷ آیت میں لکھا ہے کیونکہ اگر تم موسیٰ پر ایمان لاتے تو مجھپر بھی ایمان لاتے اِسلئے کہ اُس نے میرے حق میں لکھا ہے لیکن جس حال میں کہ تم اُسکے نوشتوں کو یقین نہ کروگے تو میری باتوں کو کیونکر یقین کروگے فقط اور متی کی انجیل کا ۲۲ باب ۳۱ و ۳۲ آیت میں لکھا ہے مُردوں کے جی اُٹھنے کی بابت خدا نے جو تمہیں فرمایا وہ تم نے نہیں پڑھا کہ میں ابراہام کا خدا اور اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں خدا مُردوں کا نہیں بلکہ زندوں کا خدا ہے اور ویسا ہی حواریوں نے اپنی تعلیم میں کہا کہ جب یہودی اپنی توریت کو پڑھتے ہیں اُن کے دلوں پر پردہ ہے کہ وہ اُسکو نہ سمجھیں اور اب بھی جب عیسائی یہودیوں سے مباحثہ کرتے ہیں تو وہ اُن کی کتابوں سے بے شمار آیتیں نکال کر ثابت کرتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح خدا کا بھیجا ہوا اور جہان کا بچانیوالا ہے پس یہہ دعوی جو محمدی کرتے ہیں کہ جس طرح یہودیوں نے مسیح کی پیشین گوئیاں نکالدیں اِسی طرح عیسائیوں نے بھی کیا صرف دعوی ہے اور کچھ نہیں +

۹- پھر محمدی کہتے ہیں کہ عیسائی باوجود اس اقرار کے کہ سہو سے اصل کتابوں میں خلل اور غلطیاں ہوئیں دعوی کرتے ہیں کہ مقدس کتابیں نہیں بدلیں یہہ بات سچ ہے کہ قدیمی کتابیں جو ہاتھہ سے لکھی گئی ہیں البتہ اُن میں غلطیاں پائجاتی ہیں مگر اُس سے ایسا نقصان نہیں جیسا لوگ سمجھتے ہیں مثلاً ایک گلستاں یا بوستاں ہزار کاتب سے نقل کرائی جاوے اور اُن میں سے ہر کاتب ساری کتاب میں صرف دس دس غلطیاں کرے تو دس ہزار غلطیاں ہونگی مگر اُن کتابوں کو مقابلہ کرنے سے فوراً معلوم ہوگا کہ کس جگہہ غلطیاں ہوئیں اور کوئی نہ کہیگا کہ اِس سبب سے یہہ کتاب تحریف ہوئی اور پڑھنے کے لایق نہیں اور پوشیدہ رہے کہ سب کتابوں میں بلکہ قرآن میں بھی ایسی غلطیاں پائی جاتی ہیں جیسا کہ میزان الحق میں لکھا ہے کہ سورہ یوسف کے اوایل قرآن کے نسخوں میں یَرْتَعْ وَیَلْعَبْ کی جگہہ نَرْتَعْ وَنَلْعَبْ پایا گیا اور ایسی ہی سورۃ الحج کے وسط بعض قرآن میں صواف کی جگہہ صوافن واقع ہے اور سورۃ الفرقان اوسط میں نَشْرًا کی جگہہ بُشْرًا ہے اور سورہ قاف کے آخر بعض قرآن میں نُوْعَدُ وْنَ کی جگہہ یُوْعَدُوْنَ پایا جاتا ہے اور سورہ تکویر کے آخر بعض قرآن میں بضنین کی جگہہ بظنین ملتا ہے خلاصہ قرآن کے دو نسخوں کو سعد تفسیر کے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا کہ سورہ یوسف سے سورہ تکویر تک ۴۲ لفظ میں جن میں حروف کا ایسا ہی اختلاف پڑگیا ہے جیسا مذکور ہوا اور شک نہیں اگر قرآن کے سو دو سو نسخے دیار قریبہ اور بعیدہ کے جمع کرکے اول سے آخر تک مقابلہ کئے جاویں تو کاتبوں کی صدہا غلطیاں نکلینگی اور ان مشہور اختلافوں کے جو اعراب میں ہیں باوجود اسکے کوئی نہیں کہتا کہ قرآن میں تحریف ہوئی کیونکہ ان غلطیوں سے اسکی تعلیم وحکم وغیرہ میں کچھہ فرق نہیں آتا اگرچہ بعض بعض لفظوں کے اعراب اور حروف میں فرق پایا جاتا ہے لیکن سب نسخے مطلب اور مضمون میں متفق ہیں کتاب کی تحریف اُسوقت ثابت ہوتی ہے کہ اُس کتاب کے مشہور نسخوں میں اختلاف ہو یہانتک کہ اُن کی تعلیم اور نصیحت اور حکم اور روایات میں فرق پایا جاوے بلکہ آپسمیں ضد اور مخالفت رکھیں لیکن ایسا اختلاف مقدس کتابوں میں کہیں نہیں ہے اگر مسلمان کوئی مشہور اور معتبر توریت یا انجیل دکھلاوے جس کی تعلیم توریت اور انجیل کی تعلیم سے مخالف ہوئی تو ہم مانینگے کہ اُسکی تحریف ہوئی اور جب صرف یہہ غلطیاں دکھلاویں جو اعراب حروف اور لفظوں میں ہیں اور اُنکے معنوں میں کچھہ فرق نہیں آیا جیسے اور سب کتابوں میں اور قرآن میں بھی پائیجاتی ہیں تو اُس سے ہمارے ایمان میں جو اُن کتابوں پر ہے کچھہ نقصان نہیں آتا ✚ باقی آئندہ

منقولات

تقیہ پطرس کا اِقرار

۳- تیسری دلیل اُسکی نسبت یہہ ہے کہ جو صفتیں اُسمیں تھیں کسی آدمی میں پائی نہیں جاتیں- مثلاً وہ ہمیشہ اپنے باپ کی مرضی کو پورا کرتا رہا پر کبھی کسیطرح کے حیض بیض گھبراہٹ میں نہیں پڑا- وہ ذیعزت اور صاحب مراتب تھا پر اُسنے خیال نہ کرکے اپنے شاگردوں کے پاؤں دھوئے- وہ لوگونکے گناہوں سے نفرت رکھتا تو بھی اُنکو پیار کرتا تھا- امیر کی خوشامد اور غریبوں کی حقارت نہیں کرتا تھا- شمعون فریسی دولتمند یا شمعون کوڑھی درد مند خواہ شمعون ماہی گیر کے گھر میں ہو سبکے ساتھہ ایکسان مزاج رکھتا تھا- سرداں کاہن یا پلاطوس وہیرودس کی لعن طعن سنتا خواہ سپاہیوں سے رسوائی اُٹھاتا ہر حال میں ایک طور پر رہتا- صلیب پر اپنے دُکھہ درد کا خیال نہیں کیا- بلکہ اپنے قاتلونکے لئے دعا و برکت مانگی- ہم تواریخ اور بزرگوں اور بوڑھے بوڑھے نامی اور گرامی سرداروں اور تمام پیروں اور پیغمبروں کی حالت و واقفیت پر نظر کرتے ہیں تو ایک بھی اُسکی صفت سے ٹکر نہیں کھاتے- ہم اُس کی خوش اخلاقی اور نیک افعال اور پاکیزگی و راستبازی دیکھیں تو بیشک وہ سجدہ کرنے کے لایق ہے- غرض کہ وہ ساری باتوں میں یکتا و بےنظیر ہے- اور یکتا و بےمثل نتیجہ کا یکتا موجب بھی ہوتا ہے ✚

۴- چوتھی دلیل یہہ ہے کہ اگر ہم پطرس کے اِس اقرار سے منکر ہوں تو اور کسی طور سے مسیح کی حالت اور سرگذشت سے آگاہ نہ ہو سکیں- اگر ہم کہیں کہ وہ محض نیک انسان ہے تو ہمکو اُسکا جواب دینا ہوگا کہ بھلا اور نیک و پاک آدمی کب ایسا دعوی کریگا- اور اگر کہیں کہ وہ فریبی ہے تو یہہ بتلانا ہوگا کہ اُسنے کس غرض سے فریب دہی کی- ظاہر ہے کہ لوگ دنیا کی دولت کیواسطے فریب کاری کرتے ہیں پر مسیح تو سر رکھنے تک کی جگہہ نہ رکھتا تھا اور اگر کہیں کہ عزت بڑھانیکے لئے فریب کیا تو اُسکا کیا جواب دیں کہ لوگوں نے اُسے بادشاہ بنانا چاہا پر اُسنے منظور نہ کیا اور جب اُسے گرفتار کرنا چاہا تو بے عذر و حجت اپنے تئیں سپرد کر دیا- بس بجز اقرار پطرس کے ہم اور کسی طور سے اُسکی ماہیت کو دریافت نہیں کر سکتے ✚

۵- پانچویں دلیل اِس امر کے ثبوت کی یہہ ہے کہ اُسکے شاگردوں کے تجربہ سے اُسکے دعوی کی صداقت ثابت ہوتی ہے کہ گویا اُنکے دلوں پر ایک پانچویں انجیل

ثابت کی گئی جو ہر چہار انجیل سے مطابقت و موافقت رکھتی اور اُسکے دعویٰ کی سچائی کو ثابت کرتی ہی یعنے جس خداوند عیسیٰ مسیح کا ذکر ہر چہار انجیل میں مذکور ہی اُسکو ہم انہی دلیلوں میں بھی پاتے ہیں۔ مثلاً جب انجیل مقدس میں ہم پڑھتے ہیں کہ اُسنے ایک کوڑھی کو پاک و صاف کیا تو اپنے دلوں میں دیکھکر کہہ سکتے ہیں کہ اُسنے مجھ ایسے کوڑھی کو پاک و صاف کیا۔ اور جب ہم یہہ پڑھتے ہیں کہ اُسنے ایک اندھے کی آنکھیں کھولیں تو اپنے دل پر نگاہ کرکے کہتے ہیں کہ ہمارے دل کی آنکھیں کھولیں۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ ہماری دعائیں سنتا اور ہمیں تسلی دیتا اور ہدایت کرتا ہی +

۶۔ چھٹویں دلیل اُسکے دعویٰ کے ثبوت کی یہہ ہی کہ اُسنے کئی معجزے ایسے دکھلائے جنسے اُسکے دعویٰ کی سچائی میں شک کی گنجائش نہ رہی پس جو اُسکا دعویٰ بے اصل ہوتا تو کیا خدا اُسکے ہاتھوں سے ایسے کام کرواتا اور اُسکے دعویٰ کی سچائی پر اپنی منظوری کی مہر کر دیتا اُسنے کئی ایک نبوتیں ایسی کہیں جنسے معلوم ہوتا ہی کہ وہ زمانہ آئندہ کی حالت سے بخوبی واقف ہی جیساکہ یروشلم کی بربادی کی بابت اُسوقت میں کہ وہ شہر بہت آباد تھا اور کوئی نشان اور وجہہ اُسکی تباہی اور بربادی کی نہ تھی۔ خبر دی اور جیسا اُسنے کہا ویسا ہی ہوا۔ الحاصل جس امر کے ثبوت میں اتنے دلایل موجود ہوں ہم کیونکر اُسکو رد کریں مسیح کی پاکیزگی اور اُسکی تعلیم کی نو ایجادگی اور بیمثالی اور اُسکے دعویٰ اور فرد کی یکتائی اور مسیحیوں کے تجربوں کی گواہیوں اور اُسکے معجزات اور نبوتونکی آوازوں سے اُسکا دعویٰ نہایت پختہ اور قابل قبول و تسلیم ہی۔ کیا ان سب دلیلوں پر غور کرکے ہم مسیح پر ایمان نہیں لاسکتے اور اُسکے دعویٰ کو سچ نہیں سمجھ سکتے کیا ہم کسی طور سے اُسکے دعویٰ کو رد کرسکتے ہیں۔ جو کوئی اُسکے دعویٰ کو دل سے قبول کرکے پطرس کی مانند اقرار کرتا ہی تو مسیح اُسکو مثل پطرس کے کہتا ہی کہ مبارک تو ہی۔ فقط۔ از مخزن المسیحی

مراسلات

بقیہ مسیحی مذہب ہی منجانب اللہ ہو سکتا ہی

غرض یہہ رسومات چاند کی طرح تھیں جو خود روشنی نہیں رکھتا مگر جب سورج کی کرنیں اُسپر پڑتی ہیں تو چمکنے لگتا ہی لیکن جب انجیل کی روشنی اُن رسوم پر پڑی تو اُس اہل یہود کو نہ صرف انجیل کا کامل ثبوت ملا بلکہ اُن رسوم سے رہائی بھی حاصل ہوئی کیونکہ جب اُنکا مطلب معلوم ہوگیا تو ممکن نہیں کہ وہ فرض رہیں۔ اور یہہ بھی معلوم ہوگیا کہ کسواسطے شریعت کا اتنا بڑا حصہ ایسی رسومات سے بھرا ہوا ہی۔ اور جاننا چاہئے کہ شرعی رسوم کا مطلب درحقیقت بہت بھاری سمجھا جاتا تھا مثلاً یہودیونکو شریعت کے موافق اپنے تئیں پاک کرنا اور اپنی تقصیروں کے واسطے کفارہ دینا پڑتا تھا لیکن جب مسیحی دین کے سبب حقیقی کفارہ اور حقیقی پاکیزگی کا علاج ظاہر ہوگیا تو وہ جو آگے مخفی اور بے معلوم نہیں رہ سکتا تھا +

یونانیوں کے ہاں ایک قصہ مشہور ہی کہ اس شہر میں جو ملک مصر کے شمالی حصہ میں واقع ہی ایک مورت تھی جسکے اندر باجا کی مانند تاریں لگی ہوئی تھیں۔ اور جب صبح کو سورج کی کرنیں اُسپر پڑتی تھیں تو وہ باجے کی مانند بجنے لگتی تھی +

اسیطرح انجیل کے آنے تک شرعی رسوم بے آواز تھی لیکن جب انجیل آئی تو گویا وہ بولنے لگیں۔ الغرض اِن رسوم میں ایک طرحکی پیشین گوئی چھپی ہوئی تھی اور جب وہ پیشین گوئی پوری ہوئی تو یہودیونکو معلوم ہوسکا کہ اِسکا پورا ہونا خدا کے خیال میں رہا تھا۔ لیکن اگرچہ اِن رسوم میں جو خاص پیشنگوئی تھی وہ اُسوقت پوشیدہ تھی تو بھی اُنسے کچھہ نہ کچھہ نصیحت نکل سکتی تھی خاصکر یہہ کہ پاکیزگی اور کفارہ کا کوئی نہ کوئی علاج ضرور ہی۔ اور جاننا چاہئے کہ جسقدر کوئی یہودی سچی دینداری میں ترقی کرتا گیا اُسیقدر اُسپر روشن ہوتا گیا کہ پاک ہونیکے لئے یہہ رسوم کامل علاج نہیں ہیں۔ اور یہہ خدا کا ارادہ ہی ہوگا کہ اُنکی ناتمامی اُنہیں کے وسیلہ سکھلاوے +

اُس تعلیم کا خاص مقصد چال چلن کے احکام تھے۔ کیونکہ اُنمیں بالکل ناتمامی ہی نہیں تھی بلکہ شرعی رسوم سے آدمی کو گناہ کا علم حاصل ہو سکتا تھا لیکن شریعت میں جو بڑے بڑے گناہ منع تھے جنکی خرابی شریعت میں مفصل بیان ہوئی ہی اُنکے کرنے والوں کیواسطے رسومی احکام میں کوئی علاج نہیں ملتا تھا بلکہ یہہ احکام اُنسے کچھہ واسطہ بھی نہیں رکھتے تھے اس سے صاف ظاہر ہی کہ لوگ اِن گناہونکا علاج ضرور تلاش کرتے ہونگے جیساکہ آہ مزموروں میں لکھا ہی کہ تو ذبیحہ نہیں چاہتا ہی لیکن تو مجکو میری شرارت سے دھو دے کیونکہ تو باطن میں حق چاہتا ہی +

اگرچہ یہودیوں کو اُسوقت حقیقی کفارہ معلوم نہ تھا تو بھی شریعت کے وسیلہ سے اُنکے دل ایسے تیار ہوگئے تھے کہ اگر انجیل اُن کے زمانہ میں ظاہر ہوتی تو فی الفور دل و جان سے اُسکو قبول کرتے۔ اور یہہ کچھہ اعتراض نہیں ہی کہ۔ ایسے خیال شریعت کے مقرر ہونے کے وقت

اور اسکے بعد چند صدیوں تک نظر میں نہیں آئے کیونکہ پشت در پشت جسقدر لوگ دیندار ہوتے گئے اُسیقدر اُنکو اُسکی حاجت یعنے (انجیل کی) زیادہ ہوتی گئی چنانچہ مابعد کے انبیا کا یہہ اعتقاد تھا کہ اِن خیالوں کو ترقی دیں اور اُسکو صاف کرتے جائیں کیونکہ انبیا رسوم کا بہت کم ذکر کرتے تھے اور چال چلن کے احکام زیادہ اور خصوصاً ہونے والی بہتری کا ذکر بہت ہی تاکید سے بیان کرتے تھے۔ اور اگر کوئی یہہ اعتراض کرے۔ کہ جب انجیل ظاہر ہوئی تو اکثر یہودیوں نے کیوں نہیں قبول کی تو اُسکا جواب یہہ ہی کہ بعض یہودی جب انجیل ظاہر نہیں ہوئی تھی تو وہ اُسکی انتظاری بھی نہیں کرتے تھے اور جب وہ ظاہر ہوئی تو پھر وہ کسطرح اُسکو قبول کر سکتے ✚ باقی آئندہ

اخبارات تار برقی

قاہرہ ۲۵ر جون۔ اعلیٰ حکومتوں نے خدیو مصر کو اطلاع دی ہی کہ اگر آپ بہت جلد خود بخود علیحدگی اختیار نکرینگے تو حلیم پاشا کی خاطر آنکو تخت سے اُتار جائیگا ✚

لنڈن ۲۵ر جون۔ کرنل ایولن وڈ صاحب کو سری جنرل سٹرک لینڈ صاحب کو دلاوران طبقۂ اعلیٰ یعنے نایٹ کمانڈر آف دی باتھ اور کرنل پیرسن صاحب کو کمپین باتھ کا خطاب عطا ہوا ہی ✚

شملہ ۲۶ر جون۔ آجکی مجلس لیجسلیٹیف کونسل نے مسٹر شوک صاحب کے مسودہ ہائے قانونی نسبت استحقاق وصیت اور اختیارات و مسودہ نسبت اضلاع کے قومی لوگوں کی اپیل در قومی مجلس کے پیش ہوا۔ اور مسٹر کالون صاحب نے بنارسی خاندان کی حدود بندی کی نسبت مسودہ پیش کیا۔ یہہ تمام مسودات منتخب کمیٹی کے سپرد کئے گئے۔ کونسل ۱۵ یوم تک بند ہوئی۔

کرنل بوس برونصاحب منڈالی میں پہونچ گئے ✚

قاہرہ ۲۶ر جون۔ حسب الحکم سلطان روم کے خدیو مصر نے شاہزادہ توفیق کیواسطے علیحدگی اختیار کرلی ہی ✚

بمبئی ۲۶ر جون۔ باوجودیکہ بارش کثرت سے ہو رہی تھی مگر پھر بھی شاہزادہ ویلس صاحب کی شبیہ کا بُت جو سر البرٹ ساسون و سر رچرڈ ٹمپل صاحب کو دیا ہی دیکھنے کیواسطے بکثرت آدمی جمع ہوئے۔ مسٹر ساسون صاحب نے سر رچرڈ صاحب کی خدمت میں گذارش کیا کہ بُت کو کھولا جاوے۔ سر رچرڈ ٹمپل صاحب نے سر البرٹ کے خاندان اور اُسکی لیاقت کی تعریف کرنے کے بعد اُسکو کھولا ✚

بمبئی ۲۷ر جون۔ حضور شاہزادہ ویلس کی شبیہ کا جو بت سر البرٹ ساسون صاحب نے شہر بمبئی کے نذر کیا ہی آج ایک نہایت اعزاز کے ساتھ کھولا گیا۔ گورنر بمبئی کے حکم سے شاہی سلامی توپوں کی سر ہوئی اُسوقت ہر ایک قسم کے آدمیوں کا ایک بہت بڑا انبوہ تھا۔ اور موسم کی خوبی نے اُس کارروائی کو ذرا اور بھی دلچسپ بنا دیا ✚

لنڈن ۲۷ر جون۔ سر نارتھ کوٹ صاحب نے کل رات ہوس آف کامنس میں بیان کیا کہ خدیو کی علیحدگی کی بڑی وجہہ بدنظمی تھی ✚ اعلیٰ حکومتوں کو یقین ہوا کہ اسمعیل پاشا عمدہ انتظام ہرگز نہ کر سکیگا۔ اور چونکہ اُسکو معاملات مالی میں اچھا دخل نہیں ہی اسواسطے بھی اُسکی علیحدگی عمل میں آئی ہی ✚ سر سٹیفورڈ صاحب نے یہہ تجویز پیش کی کہ خدیو کی علیحدگی کے سرکاری کاغذات ۳۰ ماہ حال کو پیش ہوویں ✚

لنڈن ۲۷ر جون۔ لارڈ لارنس صاحب فوت ہو گئے ✚

شملہ ۲۰ جون۔ کابل سے خبر آئی ہی کہ شہر میں امن و امان ہی۔ افواج کو سالیانہ رخصت مل رہی ہی ✚ افواج کابل امیر کے استقبال کو آئی۔ محمد افضل خان کا مکان انگریزی وکیل کے لئے تیار ہو رہا ہی۔ شاہ باز خان کو حکم ہوا ہی کہ دو رجمنٹیں ہمراہ لیکر مقام کونسی کیطرف میجر کیونگناری کے استقبال کے واسطے جائیں ✚ یہہ فیصلہ ہو گیا ہی کہ جنرل او کانل احاطہ مدراس اور جنرل فری بمبئی کیطرف سے آرمی کمیشن کے ممبر مقرر ہونگے ✚

لنڈن ۲۸ر جون۔ ۸۰ کنات رنجرز کے لفٹنٹ مور صاحب کو وکٹوریا کراس کا تمغۂ جنگ زولو میں جو اُنہوں نے بہادری دکھلائی اُسکے صلہ میں عطا ہونے کا گزٹ ہوا ہی ✚

مقام کیپ ٹون سے ۱۰ جون کو خبر آئی اُس سے معلوم ہوا کہ کرنل نیوڈی گیٹ کی فوج دریائے سلیفی تک پہونچ گئی ہی۔ اور اپنے مورچال اُس جگہہ طیار کرتے ہیں ✚ کرنل کربلاک کی فوج دریائے مول گلازی کو عبور کرنے والی تھی۔ اور پورٹ ڈلفورڈ میں جاکر مقیم ہوگی۔ کالنی کی فوج نے قلعہ موری آسی کو لینے کے واسطے پھر تازہ کوشش کی تھی لیکن کامیاب نہ ہوئی ✚

قندھار ۲۰ر جون۔ ہیضہ کے سبب سے ۵ واداتیں شہر کے قلعہ کے کہاروں میں واقع ہوئیں جنمیں سے دو آدمی مر گئے۔ یورپین لوگوں کی صحت عمدہ ہی۔ بیماری یہاں پر فیصدی ۸۰،۷ ہی۔ ہندوستان کی ڈاک کے آنے میں ہرجہ ہوا ہی ✚ رجمنٹ نمبر ۶ کے راجرس صاحب کو آج صبح یہاں پر کیمپ

زخمی کیا - لیکن صاحب موصوف نے اپنے حملہ آور کو بھی زخمی کر دیا ہے مجرم شفاخانہ میں ہے +

شملہ ۲۸ جون - حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند نے اجازت دی ہے کہ میجر کیوگناری صاحب کابل میں ہر مجسٹی کے وکیل اور منسٹر پلنی پوٹنشی اری مقرر کئے جائیں +

لنڈن ۲۹ جون - سلطان روم نے سفیر انگریزی سے وعدہ کر لیا ہے کہ دربار روم ایشیا کوچک میں جلد اصلاح کریگا جسطرح کہ عہدنامہ برلن میں لکھا گیا ہے +

برلن ۲۹ جون - نارتھ جرمن گزٹ اپنے ایک آرٹیکل میں بیان کرتا ہے کہ جرمنی کا خیال ہے کہ مصری پالسی کی نسبت جو اتحاد انگلنڈ اور فرانس میں ہے وہ مشرق میں امن وامان کے قایم رکھنے کے لئے ایک پختہ کفالت ہے +

قندھار ۳۰ جون - کل کے روز دو غازی مسلح گرفتار کئے گئے - کیونکہ یہہ غازی دو ہزار آدمیوں کے جمع کرنیکا ایک پیغام لئے جاتے تھے +

بمبئی ۳۰ جون - نرسی کیسوجی ہنگامہ پراتی میں جو احمد آباد سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہے بدھ کے روز پردیسی کے بھیس میں گرفتار کیا گیا - اور وہ سنیچر کے روز بمبئی میں پہونچایا گیا اور آج پولیس کے حوالہ کیا گیا +

لنڈن ۳۰ جون - آج رات کو ہوس آف کامنس میں سر سٹیفورڈ نارتھ کوٹ نے بیان کیا کہ لارڈ لارنس صاحب ویسٹ منسٹر ایبے میں دفن کئے جائینگے +

مسٹر سٹن ہوپ صاحب نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ جو کمیشن ہندوستان میں فوجی اخراجات و نظم و نسق کے دریافت کرنیکے لئے مقرر کی گئی ہے وہ دونوں افواج یعنے یورپین و دیسی کی تحقیقات کریگی - اور کمیشن مذکور کا اجلاس جلد شروع ہوگا +

لارڈ جنسلر نے ایرلنڈ میں ایک کیتھولک یونیورسٹی کے انعقاد کے لئے جو لنڈن یونیورسٹی کی مانند ہوگی ایک مسودہ پیش کیا ہے - اور یہہ یونیورسٹی ڈگری عطا کیا کریگی - اور کوئنیس یونیورسٹی کا سرمایہ جو کہ بند ہو جائیگی اس یونیورسٹی کو ملجائیگا - یہہ مسودہ بجائے آیرش یونیورسٹی مسودہ کے ہے جو اوکانرڈان نے پیش کیا ہے +

سکندریہ ۳۰ جون - سلاطین اعظم کی درخواست کے بموجب اسمعیل پاشا مع اپنے دونوں فرزندوں یعنے شہزادہ حسین و شہزادہ حسن مصر کو چھوڑ کر نیپلس کو جاتا ہے +

شملہ ۳۰ جون - کوئٹہ سے میجر سنڈیمن صاحب خبر دیتے ہیں کہ یہاں سے ہیضہ دور ہوتا جاتا ہے کیونکہ گذشتہ دو دنوں میں بہت کم واردات وقوع میں آئیں +

سردار ولی محمد خان اور امیر صاحب کے درمیان صلح ہوگئی ہے اور جو وظیفہ خان موصوف کو افغانستان کے خزانہ سے ملتا تھا انکو امیر صاحب نے برقرار رکھا ہے +

امیر - صاحب کی گورنمنٹ بدخشان پر پھر قبضہ کرنے کے واسطے تیاریاں کر رہی ہے +

بالاحصار کا شاہ باغ کابل میں سفیر انگریزی کی سکونت کے واسطے تیار کیا گیا ہے +

علی العموم تمام رعایا اور مختلف قومیں اور سردار اور خان اسبات سے خوش ہیں کہ گورنمنٹ انگریزی اور امیر کابل کے درمیان صلح ہوگئی +

یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ امیر نے یہہ ارادہ کیا ہے کہ سردار صاحب خان اور سردار ذوالفقار خان کو فوراً لاہور سے طلب کریں اور امیر موصوف نے اعظم بابا کو اُن کے کابل میں لانے کے لئے متعین کیا ہے +

امیر کابل نے اُس ذخیرہ کمسریٹ کو جو حکام انگریزی نے نذر کیا تھا کابل اور بت خاک کو روانہ کر دیا ہے +

گندمک میں اِس مضمون کا ایک حکم جاری کیا گیا ہے کہ کوئی خود مختار ہندوستانی یا پنجابی یا پشاوری باستثنائے مشہور و معروف تجار کے کابل کے جانے کا قصد نہ کرے اور اسیوجہہ سے اِس قسم کے تمام آدمی جو کابل جانے کو گئے تھے میدانوں کو واپس چلے آئے ہیں +

سوات سے یہہ خبر آئی ہے کہ صاحب زادہ میاں گل معہ اپنے ہمراہیوں کے موضع مہزار واقع باجوڑ سے روانہ ہو کر خوندا اور چارباغ واقع بالا میں سوات میں داخل ہوئے ہیں تین سو سوار امان الملک سردار کانگر کے اور سو سوار رحمت اللہ خان دیر کے جو صاحبزادہ موصوف کے تابع کر دیئے گئے ہیں بالفعل بونیر میں مقیم ہیں میاں گل نے موضع خوندا اور چارباغ اور دوشخیلہ اور راسالہ اور شالبین اور چوہارنی اور پیاڑا کے سرداروں کو طلب کر کے کہا کہ وہ محصول واجب الادا بہت جلد اُن کے مکان پر بھیجدیں اور اسی کے ساتھ انکو اس امر سے متنبہہ کر دیا کہ اگر وہ اُسکے بھیجنے میں خطا کرینگے تو انکو سخت سزا دیجاویگی جو فوج صاحبزادہ نے جمع کر رکھی ہے چونکہ اُسکو دیکھ کر پہلے ہی سے یہہ لوگ خایف تھے اسلئے اُنہوں نے محصول وصول کرنے کی نسبت کوئی عذرات پیش نہیں کئے صاحبزادہ موصوف بالفعل مقام چارباغ میں مقیم ہیں - کانگر اور بالائے سوات میں سخت قحط پڑ رہا ہے +

بارش کی یہہ رپورٹ آئی ہے کہ بارش کل علی العموم ہر ایک جگہہ ہوئی اور زیادہ تر کثرت سے ہوئی سب سے زیادہ بارش بمبئی میں ہوئی یعنے ساڑھے چار انچ اُس کے بعد اجمیر میں ۲½ انچہ اور بنارس اور اکیاب اور

گوا میں دو اور تین انچہ کے درمیان اور ہزاری باغ اور آگرہ اور لکھنؤ اور منصوری اور دہلی اور کھنڈوا اور ناگپور ان تمام مقامات میں ایک اور دو انچہ کے درمیان اور جزیرہ ڈائمنڈ اور سلچر اور دارجلنگ اور بیلگم اور کوچین میں نصف انچہ اور ایک انچہ کے درمیان اور آخر کار رنگون اور گوالپورہ اور شب ساگر اور ڈھاکہ اور پٹنہ اور الہ آباد اور بریلی و رڑکی اور لاہور اور ڈیرہ اسمعیل خان اور سوات اور اکولا اور جبل پور اور مدراس میں نصف انچہ بارش ہوئی ملک کے وہ حصے جہاں بارش علی العموم کم ہی صرف اوڑلیسا اور پریزیڈنسی بمبئی کے بعض مقامات ہیں +

لودیانہ

پیر کے روز دو پہر کے بعد بڑے زور شور سے دو گھنٹہ تک بارش ہوتی رہی جس سے تمام جنگل میں پانی ہی پانی نظر آتا ہی اور منگل کے روز بھی کچھ عرصہ تک تقاطر ہوتا رہا۔ اُمید ہی کہ یہہ بارش فصل حال کو بہت ہی مفید ہوگی۔ پنجاب کے اور اضلاع سے بھی بارش کے ہونے کی خبریں آئی ہیں +

اطلاعنامہ

بعدالت چیف کورٹ پنجاب

مقدمہ صیغہ ازدواج نمبر ۵ ۱۸۷۹ء

ایلن سابلہ بنام عبداللہ پانڈٹ

بنام عبداللہ ولسی عیسائی جواخیر مرتبہ بمقام گجرات بودنبا

رکھتا تھا واضح رہے کہ سایلہ متذکرہ بالا نے ۷ جون ۱۸۷۹ء کو تمہارے برخلاف ایک سوال بموجب ایکٹ طلاق ۱۸۶۹ء مجریہ ہند باستدعا کالعدم ہونے ازدواج کے عدالت ہذا میں گذرانا تھا اور ۲۳ ماہ مذکور کو جسٹس تھارنٹن صاحب نے جو منجملہ حکام چیف کورٹ ایک حاکم ہیں یہہ حکم صادر کیا تھا کہ تمیز سوال مذکور کا اجرائے بجائے طریقہ معمولی کے اور طریقہ پر اُس طرح سے کیا جائے جسکی نسبت دفعہ ۸۲ ایکٹ ۱۰ ۱۸۶۵ء میں شرط درج ہی۔ اِس سبب سے تم بذریعہ اطلاعنامہ ہذا ۳۱ جولائی ۱۸۷۹ء کو ۱۱ بجے قبل دوپہر عدالت ہذا میں بمقام لاہور اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہونے اور وہاں سوال مذکور کے جواب دینے کے لئے طلب کئے جاتے ہو۔ سوال مذکور کی ایک نقل اِس غرضی کہ تمہاری درخواست پیش کرنے پر تمہارے حوالہ کیجائے دفتر رجسٹرار عدالت ہذا میں طیار رکھی ہی اگر تم حکم مندرجہ بالا کی تعمیل نکروگے باوجود تمہاری غیر حاضری کے عدالت ہذا سوال مذکور کی سماعت شروع کرے گی اور اُسپر حکم صادر کرے گی۔

مورخہ ۲۴ جون ۱۸۷۹ء بمقام لاہور واقع پنجاب

دستخط قایم مقام رجسٹرار

اشتہار

بحکم مسٹر جی - ای - وکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

درخواست عطائے پروبیٹ بابت نصف حصہ حویلی خورد و امام باڑہ ملکیت موہن لال عرف آغا حسن جان مرحوم چونکہ مسس کھترائن ہاجس عرف پیاری خانم ہمشیرہ متوفی نے بموجب دفعہ ۲۴۶ - ایکٹ ۱۰ ۱۸۶۵ء عدالت ہذا میں درخواست عطائے پروبیٹ وصیت نامہ تحریر کردہ متوفی بابت نصف حصہ امام باڑہ واقع قصبہ لودیانہ کی ہی اور تاریخ ۴ جولائی ۱۸۷۹ء واسطے سماعت درخواست مذکور کے مقرر ہوئی ہی لہذا اشتہار ہذا حسب شرایط مندرجہ دفعہ ۲۵ - ایکٹ ۱۰ ۱۸۶۵ء جاری کراکر اعلان کیا جاتا ہی کہ جس کیسکو نسبت نصف حصہ حویلی خورد و امام باڑہ کے دعوی ہو وہ تاریخ معینہ پر عدالت ہذا میں آکر کارروائی کو دیکھیں بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت آج بتاریخ ۲۰ مئی ۱۸۷۹ء جاری ہوا +

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہی کہ سنکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہی خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلان کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہی قیمت اُسکی فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کیگئی ہی اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہی جو چاہے اُن سے دریافت کرے اور دوائے مذکور خرید لے +

دستخط

جی - ای - وکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ